بوقت رخصتی
عمرِ عائشہ

ابو عمر
غلام مجتبیٰ مدنی

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

بوقت رخصتی

عمرِ عائشہ

ابوعمر
غلام مجتبیٰ مدنی

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

تفصیلات

نام:

بوقت رخصتی عمر عائشہ

از قلم:

ابو عمر غلام مجتبیٰ مدنی

سنہ اشاعت:

شعبان المعظم ۱۴۴۴ھ

MARCH 2023

صفحات:

35

OUR DESIGNING PARTNER

PURE SUNNI GRAPHICS

PUBLISHER

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

AMO

POWERED BY ABDE MUSTAFA OFFICIAL

info@abdemustafa.com

© 2023 All Rights Reserved.

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

Contents

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں 3
بوقت رخصتی عمرِ عائشہ 5
مؤرخین کی رائے 7
جیسا کہ البدایہ والنہایہ میں ہے 8
اسی طرح تہذیب و التہذیب میں ہے 8
مزید حوالہ جات 9
اولا 11
ثانیا 12
محدثین کی رائے 13
کم سنی میں نکاح کے چند واقعات 15
اسی طرح امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں: 16
ابن ماجہ میں مروی ہے کہ: 18
ایک نکتہ 18
چھوٹی عمر میں رخصتی کی حکمت 19
حاصل کلام 22

ہماری اردو کتابیں: 23

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں

مختلف ممالک سے کئی لکھنے والے ہمیں اپنا سرمایہ ارسال فرمارہے ہیں جنھیں ہم شائع کر رہے ہیں۔ ہم یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری شائع کردہ کتابوں کے مندرجات کی ذمہ داری ہم اس حد تک لیتے ہیں کہ یہ سب اہل سنت و جماعت سے ہے اور یہ ظاہر بھی ہے کہ ہر لکھاری کا تعلق اہل سنت سے ہے۔ دوسری جانب اکابرین اہل سنت کی جو کتابیں شائع کی جارہی ہیں تو ان کے متعلق کچھ کہنے کی حاجت ہی نہیں۔

پھر بات آتی ہے لفظی اور املائی غلطیوں کی تو جو کتابیں "ٹیم عبد مصطفی آفیشل" کی پیشکش ہوتی ہیں ان کے لیے ہم ذمہ دار ہیں اور وہ کتابیں جو ہمیں مختلف ذرائع سے موصول ہوتی ہیں، ان میں اس طرح کی غلطیوں کے حوالے سے ہم بری ہیں کہ وہاں ہم ہر ہر لفظ کی چھان پھٹک نہیں کرتے اور ہمارا کردار بس ایک ناشر کا ہوتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کئی کتابوں میں ایسی باتیں بھی ہوں کہ جن سے ہم اتفاق نہیں رکھتے۔ مثال کے طور پر کسی کتاب میں کوئی ایسی روایت بھی ہو سکتی ہے کہ تحقیق سے جس کا جھوٹا ہونا اب ثابت ہو چکا ہے لیکن اسے لکھنے والے نے عدم توجہ کی بنا پر نقل کر دیا یا کسی اور وجہ سے وہ کتاب میں آگئی جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں کہ کئی وجوہات کی بنا پر ایسا ہوتا ہے۔ تو جیسا ہم نے عرض کیا کہ اگرچہ ہم اسے شائع کرتے ہیں لیکن اس سے یہ نہ سمجھا

جائے کہ ہم اس سے اتفاق بھی کرتے ہیں۔ایک مثال اور ہم اہل سنت کے مابین اختلافی مسائل کی پیش کرنا چاہتے ہیں کہ کئی مسائل ایسے ہیں جن میں علمائے اہل سنت کا اختلاف ہے اور کسی ایک عمل کو کوئی حرام کہتا ہے تو دوسرا اس کے جواز کا قائل ہے۔ ایسے میں جب ہم ایک ناشر کا کردار ادا کر رہے ہیں تو دونوں کی کتابوں کو شائع کرنا ہمارا کام ہے لیکن ہمارا موقف کیا ہے، یہ ایک الگ بات ہے۔ ہم فریقین کی کتابوں کو اس بنیاد پر شائع کر سکتے ہیں کہ دونوں اہل سنت سے ہیں اور یہ اختلافات فروعی ہیں۔

اسی طرح ہم نے لفظی اور املائی غلطیوں کا ذکر کیا تھا جس میں تھوڑی تفصیل یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ کئی الفاظ ایسے ہیں کہ جن کے تلفظ اور املا میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اب یہاں بھی کچھ ایسی ہی صورت بنے گی کہ ہم اگرچہ کسی ایک طریقے کی صحت کے قائل ہوں لیکن اس کے خلاف بھی ہماری اشاعت میں موجود ہوگا۔اس فرق کو بیان کرنا ضروری تھا تاکہ قارئین میں سے کسی کو شبہ نہ رہے۔ ٹیم عبد مصطفی آفیشل کی علمی، تحقیقی اور اصلاحی کتابیں اور رسالے کئی مراحل سے گزرنے کے بعد شائع ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں بھی ایسی غلطیوں کا پایا جانا ممکن ہے لہذا اگر آپ انھیں پائیں تو ہمیں ضرور بتائیں تاکہ اس کی تصحیح کی جا سکے۔

عمرِ عائشہ رضی اللہ عنہا بوقت رخصتی
نویا انیس مدلل تحقیق

ابو عمر غلا مجتبیٰ المدنی العطاری

بوقت رخصتی عمرِ عائشہ

وجہ تخلیق کائنات سیاح افلاک جناب رسول پاک ﷺ کی سیرت اسوۃ حسنہ پر اعتراض کرنا اور کجی نکالنا دشمنان اسلام کا پرانہ وطیرہ رہا ہے اور جب بھی ان لوگوں نے یہ ناپاک حرکت کرنے کی کوشش کی ہے تو وہ تھوک پلٹ کر ان ہی کے منہ پر پڑا ہے گزشتہ کچھ عرصہ سے کبھی لبرلز کی طرف سے تو کبھی سیکیولرز کی طرف سے کبھی ہندوؤں کی طرف سے تو کبھی عیسائیوں کی طرف سے ام المؤمنین سیدتنا عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کے مبارک نکاح اور رخصتی کی عمر کو لے کر اعتراضات کرتے نظر آرہے ہیں حال ہی میں ہندستان کی حکومت کی ایک ملعون عورت نوپور شرما نے بھی یہی مغلظات بک کر اپنی اصلیت بتا دی اس کے بعد ہمارے کچھ کچے ذہن کے مسلمانوں کے ذہن میں سوالات اٹھتے ہیں اور تشفی بخش جوابات نا ملنے کے بعد وہ سوالات وہم اور وسوسہ کی شکل اختیار کرتے ہیں اور انہی اوہام وساوس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے موجودہ لبرلز و سیکیولرز ان سادہ لوح مسلمانوں کو دین سے بیزار کرنے میں لگ

جاتے ہیں جس کے نتیجے میں بعض اوقات ہمارے بھولے بھالے مسلمان ان کے بچھائے ہوئے جال میں پھنس جاتے ہیں جواب کی طرف جانے سے پہلے عرج کرتا چلوں کہ یہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد میں آنا، تمام امتیوں کی امی جان بننا یہ سب اللہ پاک کی طرف سے انتخاب تھا خود نبی اکرم ﷺ کی اپنی خواہش نا تھی جیسا کہ بخاری شریف میں روایت ہے کہ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ أَرَى أَنَّكِ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ وَيَقُولُ هَذِهِ امْرَأَتُكَ فَاكْشِفْ عَنْهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَأَقُولُ إِنْ يَكُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمْضِهِ

ترجمہ:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھے دو مرتبہ خواب میں دکھائی گئی ہو۔ میں نے دیکھا کہ تم ایک ریشمی کپڑے میں لپٹی ہوئی ہو اور کہا جا رہا ہے کہ یہ آپ کی بیوی ہیں، ان کا چہرہ کھولئے۔ میں نے چہرہ کھول کر دیکھا تو تم تھیں، میں نے سوچا کہ اگر یہ خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے تو وہ خود اس کو پورا فرمائے گا۔

صحیح بخاری حدیث نمبر: 3895 (کتاب مناقب الانصار)

جب یہ عقدِ نکاح تھا ہی ربّ عزوجل کی طرف سے تو اس کے بعد کم سے کم کسی مسلمان کیلیے یہ وہم ووسوسہ رکھنا کہ یہ بے جوڑ تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک 53 سال اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عمر 9 سال تھی یہ ظلم اور انسانیت کے خلاف تھا، اپنے ایمان کو ضایع کرنے کے مترادف ہے، یہ عین مشیت الٰہی کے مطابق ہی ہے اور اُس کا کوئی عمل حکمت سے خالی نہیں ہوتا ظاہری حکمت وعلت میں بعد عرض کرتا ہوں، اس سے پہلے ضروری یہ ہے کہ ان ناپاک ارادوں پر کچھ تحقیقی اور تنقیدی نظر ڈالنی چاہیے،

مؤرخین کی رائے

کتب تاریخ کا مطالعہ اگر کیا جائے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بڑی بہن سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا طویل العمر صحابیات میں سے ہیں۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ ہیں۔ بڑی خدار سیدہ عبادت گذار اور بہادر خاتون ان کی عمر تمام مورخین نے سو سال لکھی ہے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ان سے دس سال چھوٹی ہیں۔ سیدہ اسماء حضرت عبداللہ بن زبیر کی شہادت کے پانچ یا دس دن بعد فوت ہوئیں۔ سن وفات 73 ھ ہے۔ اس حساب سے سیدہ اسماء کی عمر ہجرت کے وقت 27 سال ہوئی اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ان سے دس سال چھوٹی

ہیں توآپ کی عمر ہجرت کے وقت 17 سال ہوئی اور سن دو ہجری میں رخصتی ہوئی تو اس کے مطابق رخصتی کے وقت 19 سال عمر بنتی ہے نا کہ 9 سال۔۔

جیسا کہ البدایہ والنہایہ میں ہے

اسلمت اسماء قديما وهم بمكة فی اول الاسلام... وهی آخر المهاجرين والمهاجرات موتا. وكانت هی اكبر من اختها عائشة بعشر سنين.. بلغت من العمر ماته سنة.

اسماء مکہ میں اوائل اسلام میں مسلمان ہوئیں۔ مہاجرین مردوں عورتوں میں سب سے آخر فوت ہونے والی ہیں۔ اپنی بہن سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دس سال بڑی تھیں"۔

(البدایہ والنہایہ 8 / 346 طبع بیروت)

اسی طرح تہذیب و التہذیب میں ہے

اسلمت قديما بعد اسلام سبعة عشر انسانا... ماتت بمكة بعد قتله بعشره ايام وقيل بعشرين يوماً وذلک فی جمادی الاولیٰ سنة ثلاث وسبعين.

مکہ معظمہ میں سترہ آدمیوں کے بعد ابتدائی دور میں مسلمان ہوئیں۔۔۔اور مکہ مکرمہ میں اپنے بیٹے (عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ) کی شہادت کے دس یا

بیس دن بعد فوت ہوئیں اور یہ واقع ماہ جمادی الاولیٰ سن 73ھ کا ہے‘

(علامہ ابن حجر عسقلانی، تہذیب التہذیب 12 ص 426 طبع لاھور، الامام ابوجعفر محمد بن حریر طبری، تاریخ الامم والملوک ج 5 ص 31 طبع بیروت، حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی م 430ھ، حلیة الولیاء وطبقات الاصفیاء 2 ص 56 طبع بیروت)

مزید حوالہ جات

اسلمت قدیما بمکة وبایعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم.. ماتت اسماء بنت ابی بکرالصدیق بعد قتل ابنها عبداللہ بن الزبیر وکان قتله یوم الثلثاء لسبع عشرة لیلة خلت من جمادی الاولیٰ سنة ثلاث وسبعین.

”سیدہ اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مکہ معظمہ میں قدیم الاسلام ہیں۔ آپ نے رسول اللہ کی بیعت کی۔ اپنے بیٹے عبداللہ بن زبیر کی شہادت کے چند دن بعد فوت ہوئیں۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی شہادت بروز منگل 12 جمادی الاولیٰ 73ھ کو ہوئی ہے“۔

(محمد ابن سود الکاتب الواقدی 168ھ م 230ھ الطبقات الکبریٰ ج 8/255 طبع بیروت)

کانت اسن من عائشة وھی اختها من ابیها.. ولدت قبل التاریخ لسبع وعشرین سنة.

"سیدہ اسماء، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ عمر کی تھیں۔ باپ کی طرف سے سگی بہن تھیں۔ ہجرت سے 27 سال قبل پیدا ہوئیں"۔

(امام ابن الجوزی، اسدالغایہ فی معرفۃ الصحابۃ ج 5 ص 392 طبع ریاض)

اسلمت قدیما بمکۃ قال ابن اسحق بعد سبعۃ عشر نفسا.. بلغت اسماء مائۃ سنۃ ولدت قبل الھجرۃ لسبع وعشرین سنۃ.

سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا مکہ مکرمہ میں ابتدائً مسلمان ہوئیں۔ ابن اسحاق نے کہا سترہ انسانوں کے بعد سو سال عمر پائی ہجرت سے 27 سال پہلے پیدا ہوئیں"۔

(الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ 4 ص 230 م 773ھ، سیرۃ ابن ھشام م 1 ص 271 طبع بیروت،، الکامل فی التاریخ 4، ص 358 طبع بیروت، علامہ ابوعمر یوسف ابن عبداللہ بن محمد بن عبدالقرطبی 363ھ، الاستیعاب فی اسماء الاصحاب علی ھامش الاصابۃ 463ھ ج 4 ص 232 طبع بیروت)

اسی تحقیق کی تائید متفق علیہ وہ احادیث بھی کرتی ہیں کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جنگ بدر اور احد میں شریک تھیں۔ جنگ احد کے موقع پر آپ ام سلیم کے ہمراہ پانی کے مشکیزے اٹھائے مسلمانوں کو پانی پلاتی پھر رہی تھیں

(بخاری کتاب الجہاد والسیر، باب غزوالنساء وقتالھن مع الرجال)

یہ تائید اس طرح ہو گی کہ اگر ہجرت کے وقت نبی پاک کی عمر 9 سال تھی تو جنگ

بدر اور احد میں 10 اور 11 سال کی عمر ہونی چاہیے، اور اتنی کمسن لڑکی کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم میدان جنگ میں آنے کی اجازت ہرگز نہ دیتے جبکہ 15 سال سے چھوٹے لڑکوں کو جنگ میں آنے سے منع فرما چکے تھے، تو ایک کمسن لڑکی کو کیسے اجازت عطا فرما سکتے ہیں۔

اس تحقیق سے معترضین کو جواب تو کافی اور وافی مل جائے گا لیکن دو اعتبار سے یہ جواب ناقابل قبول ہے

اولا

در اصل حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنھما کی عمر کا فرق تاریخی کتب کے حوالے سے بیان کیا گیا ہے کہ دس سال کا فرق ہے اور عبارت وکانت هی اکبر من اختها عائشة بعشر سنين حالانکہ اصل عبارت میں عشر کی جگہ عشرین ہے جس کا مطلب کہ دونوں بہنوں کی عمر میں بیس سال کا فرق ہے اور جب بیس سال کا فرق ہو گا تو نکاح کے وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا کی عمر 9 سال ہی بنتی ہے، جو کہ کتب آحادیث سے صحیحہ اسناد سے ثابت ہے تو جو توجیہ موجود بھی ہے اور احادیث صحیحہ کے موافق بھی ہے یہی توجیہ قبول کی جائے گی ورنہ منکرین حدیث ہر اس حدیث کو ماننے سے انکار کر دیں گے جو ان کے مزاج وعقل کے خلاف ہو اور اپنی من چاہی تاویلات و توجیہات کریں گے اور اس طرح انکار حدیث کا دروازہ کھولنا اسلام کی

بنیادوں کیلیے انتہائی خطرناک ثابت ہوگا اور کئی نئے فتنوں کیلیئے دروازہ کھولنا ثابت ہوگا اس کی ایک مثال اس کے تحقیق کا اگر تقابل احادیث مبارکہ سے کیا جائے تو یہ جواب نا صرف کمزور بنتا ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ دین کی بنیادوں پر بھی ضرب پڑتی ہے وہ کیسے ؟

حال ہی میں ایک اہلسنت کے بہت بڑے نام نے اسی حدیث پر کلام کرتے ہوئے فرمایا کہ بخاری شریف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے دو سو سال بعد لکھی گئی ابھی میں کچھ بات کہوں آپ سنیں اور کچھ دنوں بعد وہ آگے کسی سے کہیں لازمی کچھ نا کچھ بیان میں تبدیلی ہوگی اور جب وہ آگے کہے گا تو لازمی کچھ اور تبدیلی ہوگی۔

مجھے یہ سن کر بہت زیادہ حیرت ہوئی کہ شاید ان حضرت نے تدوین حدیث کے مراحل و مراتب اور اصول حدیث کے تحت جو رواۃ اور مرویات کی شرائط ، احتیاط موجود ہیں وہ پڑھیں بھی ہیں یا نہیں ؟ کیا یہ جواب دینے کے بعد آپ بجز بخاری شریف کہ کسی بھی حدیث کی کتاب کو دلیل کے طور پر پیش کر سکتے ہیں ؟ یقیناً نہیں کر سکتے اس کا صاف اور سیدھا مطلب یہی ہے کہ جو لوگ خود کو اہل قرآن کہہ کر حدیث کا انکار کرتے ہیں آپ ان ہی کی زبان بول رہے ہیں خدارا ہوش میں رہتے ہوئے بولیے۔

ثانیا

یہ رائے مؤرخین کی تو کہی جا سکتی ہے محدثین کی رائے اس کے خلاف ہے اور ظاہر

ہے جب بھی حدیث و تاریخ میں تقابل ہو تو رجحان ہمیشہ حدیث ہی کو دی جائے گی اتنی موٹی بات تو تھوڑی بہت سمجھ بوجھ رکھنے والا بھی جانتا ہی ہے۔

محدثین کی رائے

جبکہ محدثین کی تحقیق اور روایات کے مطابق رخصتی کے وقت عمر مبارک 9 سال ہی تھی جیسا کہ بخاری شریف میں ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَنَزَلْنَا فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ فَوُعِكْتُ فَتَمَرَّقَ شَعَرِي فَوَفَى جُمَيْمَةً فَأَتَتْنِي أُمِّي أُمُّ رُومَانَ وَإِنِّي لَفِي أُرْجُوحَةٍ وَمَعِي صَوَاحِبُ لِي فَصَرَخَتْ بِي فَأَتَيْتُهَا لَا أَدْرِي مَا تُرِيدُ بِي فَأَخَذَتْ بِيَدِي حَتَّى أَوْقَفَتْنِي عَلَى بَابِ الدَّارِ وَإِنِّي لَأُنْهِجُ حَتَّى سَكَنَ بَعْضُ نَفَسِي ثُمَّ أَخَذَتْ شَيْئًا مِنْ مَاءٍ فَمَسَحَتْ بِهِ وَجْهِي وَرَأْسِي ثُمَّ أَدْخَلَتْنِي الدَّارَ فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنْ الْأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِنَّ فَأَصْلَحْنَ مِنْ شَأْنِي فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا نکاح جب ہوا تو میری عمر چھ سال کی تھی، پھر ہم مدینہ (ہجرت کر کے) آئے اور بنی حارث بن خزرج کے یہاں قیام کیا۔ یہاں آکر مجھے بخار چڑھا اور اس کی وجہ سے میرے بال گرنے لگے۔ پھر مونڈھوں تک خوب بال ہو گئے پھر ایک دن میری والدہ ام رومان رضی اللہ عنہا آئیں، اس وقت میں اپنی چند سہیلیوں کے ساتھ کھیل رہی تھی انہوں نے مجھے پکارا تو میں حاضر ہو گئی۔ مجھے کچھ معلوم نہیں تھا کہ میرے ساتھ ان کا کیا ارادہ ہے۔ آخر انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر گھر کے دروازہ کے پاس کھڑا کر دیا اور میرا سانس پھولا جا رہا تھا۔ تھوڑی دیر میں جب مجھے کچھ سکون ہوا تو انہوں نے تھوڑا سا پانی لے کر میرے منہ اور سر پر پھیرا۔ پھر گھر کے اندر مجھے لے گئیں۔ وہاں انصار کی چند عورتیں موجود تھیں، جنہوں نے مجھے دیکھ کر دعا دی کہ خیر و برکت اور اچھا نصیب لے کر آئی ہو، میری ماں نے مجھے انہیں کے حوالہ کر دیا اور انہوں نے میری آرائش کی۔ اس کے بعد دن چڑھے اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور انہوں نے مجھے آپ کے سپرد کر دیا میری عمر اس وقت نو سال تھی۔

صحیح بخاری حدیث نمبر:3894

صحیح مسلم حدیث نمبر 3479

سنن ابی داؤد حدیث نمبر 4933

سنن نسائی حدیث نمبر 3380

ابن ماجہ حدیث نمبر 1876

صحاح ستہ کی پانچ کتب میں یہی حدیث مبارکہ آئی ہے کہ رخصتی کے وقت عمر مبارک 9 سال ہی ہے، اور یہی درست بھی ہے لیکن اس پر کم عمری کا اعتراض کرنا در حقیقت اس وقت کے عرف و رواج، بلوغت و صغرپن سے لاعلمی کی وجہ سے ہی کیا جاسکتا ہے کیونکہ تاریخ اسلامی کی کتب میں ایسے بہت واقعات نقل کیے گئے ہیں، جن سے ثابت ہوتا ہے کہ عرب کے معاشرے میں دس سال کی عمر میں ماں بننا کوئی غیر معمولی بات نہیں تھی اور اس عمر میں نکاح کرنا رواج کے مطابق ہی تھا ان لوگوں کے لئے یہ کوئی نئی اور حیرت کی بات نہیں تھی۔

کم سنی میں نکاح کے چند واقعات

ابو عاصم النبیل کہتے ہیں کہ میری والدہ ایک سو دس (110) ہجری میں پیدا ہوئیں اور میں ایک سو بائیس (122) ہجری میں پیدا ہوا۔ (سیر اعلا النبلاء جلد 7 رقم 1627) یعنی بارہ سال کی عمر میں ان کا بیٹا پیدا ہوا تو ظاہر ہے کہ ان کی والدہ کی شادی دس سے گیارہ سال کی عمر میں ہوئی ہوگی۔

عبداللہ بن عمرو اپنے باپ حجرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے صرف گیارہ سال چھوٹے تھے۔(تذکرۃ الحفاظ جلد1ص93)

وہی ہشام بن عروہ جنہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کی روایت کی ہے انہوں نے فاطمہ بنت منذر سے شادی کی اور بوقت زواج فاطمہ کی عمر نو سال تھی۔(الضعفاء للعقیلی جلد4رقم 1583، تاریخ بغداد1/222)

(4) عبداللہ بن صالح کہتے ہیں کہ ان کے پڑوس میں ایک عورت نو سال کی عمر میں حاملہ ہوئی اور اس روایت میں یہ بھی درج ہے کہ ایک آدمی نے ان کو بتایا کہ اس کی بیٹی دس سال کی عمر میں حاملہ ہوئی۔(کامل لابن عدی جلد5رقم1015)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی کی شادی نو سال کی عمر میں عبداللہ بن عامر سے کرائی(تاریخ ابن عساکر جلد70)

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے ایک واقعہ نقل فرمایا ہے کہ عباد بن عباد المہلبی فرماتے ہیں میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ اٹھارہ سال کی عمر میں نانی بن گئی نو سال کی عمر میں اس نے بیٹی کو جنم دیا اور اس کی بیٹی نے بھی نو سال کی عمر میں بچہ جنم دیا۔

(سنن دارقطنی جلد3کتاب النکاح رقم3836)

نو سال کی عمر میں ماں بننا یہی بتا رہا ہے کہ ان کی رخصتی 8سال کی عمر میں کی گئی تھی۔

اسی طرح امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

میں نے صنعا میں 21 سالہ عورت کو نانی بنے دیکھا ہے، کہ ایک عورت کو 9 سال کی عمر میں حیض آیا اور 10 سال کی عمر میں اس نے ایک بچی کو جنم دیا، پھر یہ بچی بھی 9 سال کی عمر میں جوان ہوئی اور اس نے بھی 10 سالہ عمر میں ایک بچی کو جنم دیا"

"السنن الکبری" از بیہقی (319/1)

بلکہ خود حضرت عائشہ کی ترمذی شریف میں قول موجود ہے کہ

عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ وَقَدْ قَالَتْ عَائِشَةُ إِذَا بَلَغَتْ الْجَارِيَةُ تِسْعَ سِنِينَ فَهِيَ امْرَأَةٌ

جب لڑکی 9 سال کو پہنچ جائے تو وہ عورت ہی ہے

ترمذی حدیث نمبر 1109

اس سے صاف ظاہر ہے کہ عرب میں اس وقت 9 سال کی عمر میں شادی معمول اور عرف کے مطابق تھا، پھر یہ کہ خود عرب کی گرم آب و ہوا میں عورتوں کے غیر معمولی نشوونما کی صلاحیت ہے لہذا موجودہ دور پر اور وہ بھی عرب کے علاوہ دیگر ملکوں پر اس وقت اور اس علاقے قیاس کرنا کسی طور درست نہیں ہے۔ دوسری بات کہ عام طور پر یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جس طرح ممتاز اشخاص کے دماغی اور ذہنی قویٰ میں ترقی کی غیر معمولی استعداد ہوتی ہے، اسی طرح قدو قامت میں بھی بالیدگی کی خاص صلاحیت ہوتی ہے۔ اس لیے بہت تھوڑی عمر میں وہ قوت حضرت عائشہ صدیقہ رضی

اللہ عنہا میں پیدا ہوگئی تھی جو شوہر کے پاس جانے کے لیے ایک عورت میں ضروری ہوتی ہے۔ بلکہ خود حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میری والدہ میرے جسمانی نشوونما کا خاص اسی غرض کی بنا پر خاص خیال کرتی تھیں بلکہ ٹوٹکے استعمال کرتی تھی تاکہ جلد از جلد میری رخصتی کی جائے

ابن ماجہ میں مروی ہے کہ:

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَتْ أُمِّي تُعَالِجُنِي لِلسُّمْنَةِ، تُرِيدُ أَنْ تُدْخِلَنِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَمَا اسْتَقَامَ لَهَا ذَلِكَ، حَتَّى أَكَلْتُ الْقِثَّاءَ، بِالرُّطَبِ، فَسَمِنْتُ، كَأَحْسَنِ سِمْنَةٍ»

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے‘انھوں نے فرمایا:میری والدہ(ام رومان زینب)مجھے موٹا کرنے کی تدبیر کیا کرتی تھیں تاکہ میری رخصتی کر کے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں روانہ کریں۔ لیکن (کسی تدبیر سے)یہ مقصد حاصل نہ ہوا حتیٰ کہ میں نے تازہ کھجوروں کے ساتھ ککڑی کھائی توانتہائی متناسب انداز کی فربہ ہوگئی۔ ابن ماجہ کتاب الاطعمہ حدیث نمبر3324

ایک نکتہ

اس کے ساتھ اس نکتہ کوبھی فراموش نہ کرنا چاہئے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کوخود ان کی والدہ نے بغیر اس کے کہ آنحضرت ﷺ کی طرف سے رخصتی کا تقاضا

کیا گیا ہو، خدمتِ نبوی ﷺ میں بھیجا تھا اور دنیا جانتی ہے کہ کوئی ماں اپنی بیٹی کی دشمن نہیں ہوتی؛ بلکہ لڑکی سب سے زیادہ اپنی ماں ہی کی عزیز اور محبوب ہوتی ہے۔ اس لیے ناممکن اور محال ہے کہ انھوں نے ازدواجی تعلقات قائم کرنے کی صلاحیت واہلیت سے پہلے ان کی رخصتی کردی ہو اور اگر تھوڑی دیر کے لیے مان لیا جائے کہ عرب میں عموماً لڑکیاں ۹/برس میں بالغ نہ ہوتی ہوں تو اس میں حیرت اور تعجب کی کیا بات ہے کہ استثنائی شکل میں طبی اعتبار سے اپنی ٹھوس صحت کے پس منظر میں کوئی لڑکی خلافِ عادت ۹/برس ہی میں بالغ ہوجائے، جو ذہن و دماغ منفی سوچ کا عادی بن گئے ہوں اور وہ صرف شکوک وشبہات کے جال بننے کے خوگر ہوں انھیں تو یہ واقعہ جہالت یا تجاہل عارفانہ کے طور پر حیرت انگیز بنا کر پیش کرے گا لیکن جو ہر طرح کی ذہنی عصبیت و جانبداری کے خول سے باہر نکل کر عدل و انصاف کے تناظر میں تاریخ کا مطالعہ کرنا چاہتے ہوں وہ جان لیں کہ نہایت مستند طریقہ سے ثابت ہے کہ عرب میں بعض لڑکیاں ۹/برس میں ماں اور اٹھارہ برس کی عمر میں نانی بن گئی ہیں۔ جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے،

چھوٹی عمر میں رخصتی کی حکمت

قرآن پاک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کو بہترین نمونہ قرار دیا نا صرف مسلمانوں کیلیے بلکہ تمام انسانیت کیلیے حیات مبارک کا ہر ہر پہلو مشعل راہ

ہے اور تاقیامت رہنمائی کرتا رہے گا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیرونی اقوال وافعال توصحابہ کرام ہروقت دیکھتے اور سنتے تھے، پھر دوسروں تک وہ احادیث پہنچاتے تھے، لیکن اندرونِ خانہ کا معاملہ مکمل طور پر اس انداز سے محفوظ کرنے کیلیے کہ رہتی دنیا کیلیے ہدایت ور ہنمائی کا سرچشمہ بنے کسی ایسے فرد کا ہونا ضروری تھا جو ان اعمال واقوال کو محفوظ کرے،

تجربہ اور مشاہدہ گواہ ہے کہ ذہنی استعداد کی قوت سیکھنے اور حاصل کرنے کیلیے جو سب سے بہترین عمر ہے وہ یہی 9،10 سال کی عمر سے لیکر 18، 20 سال کی عمر ہے اس عمر کے حصے میں انسان کا دماغ خالی لوح کی مانند ہوتا ہے عام طور پر جو چیز اس عمر میں نقش ہوجائے ساری عمر حافظے میں محفوظ رہتی ہے، اس کا مشاہدہ آپ قران پاک کے حفظ کرنے کیلیے بچوں کی بہترین عمر یہی ہے اس سے کر سکتے ہیں اور یہی عمر کا حصہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں گزارا جبکہ دیگر ازواج مطہرات کی عمریں استفادہ وتحصیل سے زیادہ تھی کوئی

اور ایسا فرد گھر کے اندر ہونا ضروری تھا جو یہ علوم دینیہ کے خزانے کو محفوظ کرکے دوسروں تک پہنچائے، اور یقینا یہ کام ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بخوبی کیا جس کے نتائج واثرات واضح طور پر سامنے آئے چنانچہ

كانت عائشة أفقه الناس وأعلم الناس وأحسن الناس رأيا فى

العامة» (استیعاب علی الاصابة: جلد۴/ ص۲۵۸) "
حضرت عائشہ تمام لوگوں میں زیادہ سمجھدار اور سب سے زیادہ علم والی اور عام طور پر نہایت پختہ رائے رکھنے والی تھیں۔"
اسی کتاب میں امام ابوالضحٰی سے مروی ہے کہ حضرت مسروق فرماتے تھے کہ
«رأيت مشيخة من أصحاب رسول اللهﷺ الأكابر يسئلونها عن الفرائض»
"میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے بڑے جلیل القدر اصحاب کو دیکھا کہ وہ حضرت عائشہ سے فرائض کے مسائل دریافت کیا کرتے تھے"
ہشام بن عروہ کا بیان ہے کہ میرے والد مکرم فرمایا کرتے تھے
«ما رأيت أحدا أعلم بفقه ولا بطب ولا بشعر من عائشة رضى الله عنها»
"میں نے کسی کو حضرت عائشہ سے زیادہ عالم نہیں پایا۔ فقہ، طب، شعران میں سے کسی ایک میں بھی کوئی ان کا ہم پلہ عالم نہ تھا۔"
امام زہری جو صحابہ کرام کے حالات سے بہترین واقفیت رکھنے والے اور علم حدیث اور فقہ کے مسلمہ امام ہیں، ان کا بیان ہے کہ
«لو جمع علم عائشة إلى علم جميع أزواج النبيﷺ وعلم جميع

النساء لكان علم عائشة أفضل»

"اگر حضرت عائشہ کا علم ایک پلہ میں رکھا جائے اور تمام ازواجِ مطہرات اور دیگر تمام عورتوں کا دوسرے پلہ میں اور یہ تمام علم سے آراستہ ہو کر آئیں تو پھر بھی حضرت عائشہ ہی کے علم کا پلہ بھاری رہے گا۔"

ابوبردہ اپنے والد ابو موسیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ فرماتے تھے

«ما أشكل علينا أمر فسألنا عنه عائشة إلا وجدنا عندها فيه علما»

"مشکل سے مشکل مسئلہ بھی حضرت عائشہ سے دریافت کیا جاتا تو اس کے متعلق بھی علم کا خزانہ ان کے پاس موجود نظر آتا تھا۔"

حاصل کلام

یہ نکاح مشیت الٰہی سے ہی ہوا۔ اس وقت عام طور پر اس عمر میں لڑکی بالغ ہو جاتی تھی، اس عمر میں نکاح عرب کے عرف ورواج کے مطابق تھا۔

یہ رخصتی نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے تقاضہ کے بغیر والدین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی مرضی کے مطابق ہوا، اصل حکمت دین کی ترویج تھی جس کا فائدہ تا صبح قیامت جاری رہے گا۔

ہماری اردو کتابیں:

بہارِ تحریر (14 حصے)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اذان بلال اور سورج کا نکلنا	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
عشق مجازی (منتخب مضامین کا مجموعہ)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو!	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
شب معراج غوث پاک	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
شب معراج نعلین عرش پر	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
مقرر کیسا ہو؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
غیر صحابہ میں ترضی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اختلاف اختلاف اختلاف	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
سیکس نالج (اسلام میں صحبت کے آداب)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
آئیے نماز سیکھیں (پہلا حصہ)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری

قیامت کے دن کس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
محرم میں نکاح	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
روایتوں کی تحقیق (تین حصے)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
بریک اپ کے بعد کیا کریں؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ایک نکاح ایسا بھی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
کافر سے سود	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
میں خان تو انصاری	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
جرمانہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
لا الہ الا اللہ، چشتی رسول اللہ؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
سفرنامہ بلاد خمسہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
منصور حلاج	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
فرضی قبریں	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
سنی کون؟ وہابی کون؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ہندستان دار الحرب یا دار الاسلام؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
رَضا یا رِضا	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
786/92	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
فتنہ گوہر شاہی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
سلاسل میں بٹے ہوئے سنی کب ایک ہوں گے؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری

کلام عبید رضا	پیشکش عبد مصطفی آفیشل
تحریرات لقمان	از قلم علامہ قاری لقمان شاہد
بنت حوا (ایک سنجیدہ تحریر)	از قلم کنیز اختر
عورت کا جنازہ	از قلم جناب غزل صاحبہ
تحقیق عرفان فی تخریج شمول الاسلام	از قلم عرفان برکاتی
اصلاح معاشرہ (منتخب احادیث کی روشنی میں)	از قلم عرفان برکاتی
مسائل شریعت (جلد 1)	از قلم سید محمد سکندر وارثی
اے گروہ علما کہ دو میں نہیں جانتا	از قلم مولانا حسن نوری گونڈوی
مقام صحابہ امام احمد بن حنبل کی نظر میں	از قلم علامہ وقار رضا القادری المدنی
مفتی اعظم ہند اپنے فضل و کمال کے آئینے میں	از قلم محمد ثقلین ترابی نوری
سفرنامہ عرب	از قلم مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی
من سب نبیا فاقتلوہ کی تحقیق	از قلم زبیر جمالوی
ڈاکٹر طاہر القادری کی 1700 تصانیف کی حقیقت	از قلم مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی
علم نور ہے	از قلم محمد شعیب جلالی عطاری
یہ بھی ضروری ہے	از قلم محمد حاشر عطاری
مومن ہو نہیں سکتا	از قلم فہیم جیلانی مصباحی
جہان حکمت	از قلم محمد سلیم رضوی
ماہ صفر کی تحقیق	از قلم مولانا محمد نیاز عطاری

فضائل و مناقب امام حسین	از قلم ڈاکٹر فیض احمد چشتی
شان صدیق اکبر بزبان محبوب اکبر	از قلم امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ
تحریرات بلال	از قلم مولانا محمد بلال ناصر
معارف اعلی حضرت	از قلم مولانا سید بلال رضا عطاری مدنی
نگارشات ہاشمی	از قلم مولانا محمد بلال احمد شاہ ہاشمی
ماہنامہ التحقیقات (ربیع الاول 1444ھ)	پیشکش دار التحقیقات انٹرنیشنل
امیر معاویہ پہلی تین صدیوں کے اسلاف کی نظر میں	از قلم مبشر تنویر نقشبندی
زر خانۂ اشرف	از قلم محمد منیر احمد اشرفی
حضرت حضر علیہ السلام۔ایک تحقیقی جائزہ	از قلم محمود اشرف عطاری مرادآبادی
ایمان افروز تحاریر	از قلم محمد ساجد مدنی
انبیا کا ذکر عبادت۔ایک حدیث کی تحقیق	از قلم اسعد عطاری مدنی
رشحات ابن حجر	از قلم فرحان خان قادری (ابن حجر)
تجلیات احسن (جلد1)	از قلم محمد فہیم جیلانی احسن مصباحی
درس ادب	از قلم غلام معین الدین قادری
تحریرات شعیب (الحنفی البریلوی)	از قلم محمد شعیب عطاری جلالی
حق پرستی اور نفس پرستی	از قلم علامہ طارق انور مصباحی
خوان حکمت	از قلم محمد سلیم رضوی
صحابہ یا طلقاء؟	از قلم مبشر تنویر نقشبندی

روشن تحریریں	از قلم ابو حاتم محمد عظیم
تحریرات ندیم	از قلم ابن جاوید ابو ادب محمد ندیم عطاری
امتحان میں کامیابی	از قلم ابن شعبان چشتی
اہمیتِ مطالعہ	از قلم دانیال سہیل عطاری
دعوت انصاف	از قلم علامہ ارشد القادری رحمہ اللہ
حسام الحرمین کی صداقت کے صد سالہ اثرات	از قلم محمد ساجد رضا قادری کٹیہاری
تحریرات ابن جمیل	از قلم ابن جمیل محمد خلیل
ماہنامہ التحقیقات (ربیع الآخر 1444ھ)	پیشکش دار التحقیقات انٹرنیشنل
مسئلۂ استمداد	از قلم حمد مبشر تنویر نقشبندی
حضرت امیر معاویہ اور مجدد الف ثانی	از قلم محمد مبشر تنویر نقشبندی
میرے قلم دان سے	از قلم احمد رضا مغل
عوامی باتیں (حصہ 1)	از قلم فیصل بن منظور
تحقیقات اویسیہ (جلد 1)	از قلم علامہ اویس رضوی عطاری
امیر المجاہدین کے آثار علمیہ	از قلم محمد آصف اقبال مدنی عطاری
رافضیوں کا رد	از قلم امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ
چھوتی بیماریاں	از قلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی
فتاوی کرامات غوثیہ	از قلم امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ
غامدیت پر مکالمہ	از قلم ابو عمر غلام مجتبی مدنی

خودکشی	از قلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی
مقالاتِ بدر (جلد 1)	از قلم علامہ بدر القادری رحمہ اللہ
ماہنامہ التحقیقات (جمادی الاولی 1444ھ)	پیشکش دار التّحقیقات انٹر نیشنل
سردی کا موسم اور ہم	از قلم خالد تسنیم المدنی
ردناصر رامپوری	از قلم میثم عباس قادری رضوی
چشمۂ حکمت	از قلم محمد سلیم رضوی
کتابوں کے عاشق	از قلم محمد ساجد مدنی
عبد السلام نامی علما و مشائخ	از قلم (مفتی) غلام سبحانی نازؔش مدنی
التعقبات بنام فرقۂ باطلہ کا تعاقب	از قلم شعیب عطاری جلالی
تحریر کی ضرورت واہمیت	از قلم عمران رضا عطاری مدنی
دشمن صدیق و عمر	از قلم امام جلال الدین سیوطی
عرفان بخشش شرح حدائق بخشش	از قلم اعظمی مصباحی، ذیشان رضا امجدی
وسائل بخشش کا فکری و فنی جائزہ	از قلم شاعر عمران اشفاق
موسیقی فقہائے کرام کی عدالت میں	از قلم محمد بلال ناصر
ماہنامہ التحقیقات (جمادی الآخرہ 1444ھ)	پیشکش دار التّحقیقات انٹر نیشنل
مختصر مگر مفید	از قلم فیصل بن منظور
اللہ و رسول کے لیے لفظ عشق کا استعمال	از قلم جلال الدین احمد امجدی رضوی
شرح فقہ اکبر (سوالاً جواباً)	از قلم ابن شعبان چشتی

تلخیص نور المبین (سوالاً جواباً)	از قلم ابن شعبان چشتی
دینی تعلیم	از قلم علامہ سید شاہ تراب الحق قادری
سیرت صدیق اکبر	از قلم سید مفتی خادم حسین شاہ
فتاویٰ خادمیہ (جلد 1)	از قلم سید مفتی خادم حسین شاہ
ذکر اویس قرنی	از قلم ملا علی قاری حنفی
اذان سحر	از قلم خلیل احمد فیضانی
قرآن کریم اور گلہ بانی	از قلم ابو الفواد توحید احمد طرابلسی
سیرت مدار اعظم	از قلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی
ایک گناہ سترہ گواہ	از قلم خالد تسنیم المدنی
بدعت اور ائمہ	از قلم حسان رضا راعینی
ایمان کی باتیں	از قلم محمد شاہ رخ قادری
بوقت رخصتی عمر عائشہ	از قلم ابو عمر غلام مجتبیٰ مدنی

DONATE

ABDE MUSTAFA OFFICIAL

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.

amo.news/blog

Sabiya Virtual Publication

This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **amo.news/books**

E Nikah Matrimonial Service

E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.

www.enikah.in

E Nikah Again Service

E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

Roman Books

Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.

read more about us on **amo.news**

For futher inquiry: info@abdemustafa.com

SCAN HERE

PhonePe G Pay Paytm

9102520764

BANK DETAILS

Account Details :

Airtel Payments Bank

Account No.: 9102520764

(Sabir Ansari)

IFSC Code : AIRP0000001

or open this link | amo.news/donate

بوقتِ رخصتی
عمرِ عائشہ

A

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.

blog.abdemustafa.com

Sabiya Virtual Publication

This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **books.abdemustafa.com**

E Nikah Matrimonial Service

E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.**www.enikah.in**

E Nikah Again Service

E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

Roman Books

Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.

read more about us on **www.abdemustafa.com**

For futher inquiry: info@abdemustafa.com

M O

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL
SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION
ISBN (N/A)